

بسنت تہوار
یا
غضبِ کردگار ؟

مؤلف

حضور فیضِ ملت، شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت علامہ مولانا مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

متوفی (2010ء) (1431ھ)

تخریج، تصحیح و تحشیہ

ابوثوبان محمد کاشف مشتاق عطاری المدنی

متخصص فی الفقہ الاسلامی دار الافتاء النور

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان



Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net



بسنت تہوار
یا
غضب کردگار

مؤلف

حضور فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ مولانا مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج، تصحیح وتحشیہ

ابو ثوبان محمد کاشف مشتاق عطاری المدنی حفظہ اللہ تعالی

متخصص فی الفقہ الاسلامی دار الافتاء النور

نام کتاب	:	بسنت تہوار یا غضبِ کردگار
تصنیف	:	مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ
تخریج، تصحیح وتحشیہ	:	ابو ثوبان کاشف مشتاق عطاری المدنی
صفحات	:	48
اشاعت	:	جمادی الاوّلیٰ ۱۴۴۰ھ / جنوری ۲۰۱۹ء
تعدادِ اشاعت	:	4300
ناشر	:	جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)
		نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی
		فون:021-32439799
خوشخبری	:	www.ishaateislam.net
		پر موجود ہے۔

فہرستِ مضامین

پیش لفظ

نَحمَدُہ و نُصَلِّی علی رَسولِہ الکَرِیم

اللہ عزّوجل فرماتاہے:﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۖۗ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ﴾[پ:۲۱،لقمان:۶]

ترجمہ:اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکادیں بے سمجھے اوراسے ہنسی بنالیں ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔(کنزالایمان)

بسنت تہوار انہی کھیلوں میں سے ایک کھیل اور تماشہ ہے،لہٰذااس کا مرتکب ،گنہگاراور عذابِ الٰہی کاحقدار ہے۔

بسنت میلہ اللہ عزّوجل اوراس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضی کا باعث ہے..... قرآن و حدیث میں اس کی مذمت آئی ہے ..... یہ گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یادگار ہے .....اس میں تضییعِ مال ووقت اور ہلاکتِ نفس ہے.....اوراس فعلِ قبیح میں اس کے علاوہ ان گنت دینی ودنیاوی نقصانات ہیں۔لیکن افسوس کہ آج سیاست واقتدار کے نشہ میں بدمست آزادخیال شخص یہ کہتا نظر آتاہے کہ اگراس تہوار کی وجہ سے جانیں چلی جاتی ہیں،گلے کٹ جاتے ہیں توکیاہے،ماضی میں بھی توکتنے لوگ جاچکے ہیں،عیدِقربان میں بھی تواموات ہوجاتی ہیں۔

قارئینِ کرام!**اب آپ ہی بتائیں کہ یہ آزادخیالی کی نحوست نہیں ہے تواور کیا ہے؟**

زیرِ نظر تصنیفِ لطیف ''**بسنت تہوار یا غضبِ کردگار**''میں درج بالا باتوں کو حضور فیضِ ملّت،امیرِ قلم، مدرّس، مقرّر، ادیب ،صوفی ، اصولی ،فقیہ، مفسّر حضرت علامہ مفتی فیض احمد اُویسی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ، متوفی ۱۴۳۱ھ نے تفصیل سے بیان کیا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر،فقیہ،مدرّس، محرّر، محقّق حضرت علامہ مفتی عطاءاللہ نعیمی أطال اللہ عمرہ کے حکم سے اس پر حواشی لگانے اور اس کی تخریج کی سعادت میرے علمی دوست، بہترین مدرّس و مترجم، محترم المقام،فائزالمرام مولانا ابو ثوبان محمد کاشف مشتاق عطاری المدنی سلّمہ الغنی ، جعله الله تعالى كاشف الدّين، آمین! کے حصّے میں آئی ۔جمیعتِ اشاعتِ اہلسنّت نے اس کو اپنے سلسلہ اشاعت کے ۲۹۷ ویں نمبر پر شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔

اللہ کریم مصنّف و محشّی اور اراکینِ جمیعت اشاعتِ اہلسنت (پاکستان) کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دامے دمے درمے قدمے سخنے قلمے کسی بھی طرح سے ان کی معاونت کرنے والوں اور تعاونوا علی البر والتقوی کا مصداق بننے والوں اور ان سب کے طفیل مجھ بے بضاعت و پر لجاجت کو دونوں جہاں کی بھلائیاں عطا فرمایئے۔آمین بجاہ النبی الأمین!!!

العبد الضعيف المفتقر إلى رحمة ربه المقتدر

مهتاب أحمد الرّضوی النّعیمی عفا الله تعالى عنه

(مدرّس: جامعۃ المدینہ، خادم: دار الافتاء بجامعۃ النور)

ابتدائیہ

بسم اللہ والحمدللہ والصلاۃ علی رسولہ الکریم

مسلمان کو جب شیطان اپنا چیلہ بنالیتا ہے تو اس کا راہ راست پر آنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ ہاں! کسی کامل کی نگاہ پڑ جائے تو نہ صرف ممکن ہے بلکہ کامل انسان بن جاتا ہے

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

فقیر نے قلم کے زور اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے محنت کی ہے خدا کرے کسی دل میں اُتر جائے میری بات۔

وصلی اللہ علی حبیبہ الکریم وعلی آلہ وأصحابہ أجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۴ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

❁❁❁❁❁

دیباچہ

تحفہ اُویسی

بسنت موسمِ بہار کے بہانہ سے تہوار منایا جاتاہے اس سے بد قسمت لوگ منوں، ٹنوں گناہ سمیٹتے ہیں۔ فقیر کا ارادہ ہوا کہ اسلام کے شیدائیوں اور اپنے پیارے نبی کریم ﷺ کے عاشقوں کو موسمِ بہار کا تحفہ پیش کرے۔ وہ یہ ہے: شیخ عبدالرحمن بن عبدالسّلام صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایت کرتے ہیں: ایک بزرگ کا بیان ہے کہ ایامِ ربیع یعنی، بہار کے موسم میں سفر کو نکلے۔ اثنائے سفر اِن کی زبان سے درود شریف کا ورد ہونے لگا۔ کہنے لگے میں مندرجہ ذیل درودوں کا ورد کر رہا تھا:

اللهم صل على (سيدنا) محمد أوراق الأشجار وصل على (سيدنا) محمد عدد الأزهار والثمار وصل على (سيدنا) محمد عدد قطر البحار وصل على (سيدنا) محمد عدد رمل القفار وصل على (سيدنا) محمد عدد ما في البر والبحار. (یہ درود شریف بکثرت پڑھا جائے موسمِ بہار کے خاتمہ تک ایک لاکھ پورا کرلیا جائے تو سبحان اللہ) اتنے میں ایک غیبی آواز آئی اے شخص! تم نے ملائکہ حفظہ کو اپنے درودوں کا ثواب لکھنے سے دنیا کی آخری گھڑی کے لئے عاجز ولاچار کر دیا ہے اور اللہ جلّ شانہ نے تمہارے لئے جناتِ عدن اور نعمت ہائے جنت عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔(1)

تقبل الله تعالى منا بفضله العظيم بجاه حبيبه الكريم

وصلى الله عليه وعلي آله وأصحابه أجمعين

۴ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

1: نزهة المجالس و منتخب النفائس ، الجزء الثاني، باب: فصل الصلاة والتسليم علي سيد الأولين والآخرين سيدنا محمد وعلي آله وصحبه، ص ٤١١

مقدّمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بسنت میلہ ہمارے دور میں اپنے جوبَن پر ہے عوام ،جوان اور بچے اس کے عشق میں جنون کی حد تک سَر مَست ہیں۔اس پر حکومت بھی بجائے اس رَسم کو مٹانے کے اُلٹا بھرپور تعاون کر رہی ہے۔پہلے زمانوں میں اکثر قومیں اِسی لہو و لعب کی وجہ سے عذاب میں گرفتار ہو کر تباہ و برباد ہوئیں۔ہمارا حال بھی اُن سے کچھ کم نہیں بلکہ کئی گُنا آگے ہے۔ یہ والی گنبد خضراء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم ہے کہ ہم بچے ہوئے ہیں ورنہ ہم ایسے تباہ و برباد ہوتے کہ ہمارا نام و نشان تک نہ ہوتا اور طرفہ یہ کہ یہ ہندو، سکھ ،اسلام دشمنی کی یاد تازہ کرتے ہیں جس کی تفصیل آئے گی۔(إن شاء اللہ تعالی) لیکن افسوس ہے مسلمان قوم جو اس کی یاد مناتے ہیں حد سے زیادہ اس میں سر مستی دکھاتے ہیں حالاں کہ اکثر کو معلوم ہے کہ اِس رَسم کا ہندو سکھ قوم نے اسلام دشمنی میں آغاز کیا اور آج بھی اسلام کے منہ چڑانے پہ یادگار مناتے ہیں لیکن مسلمان کو اس کا احساس نہیں۔کسی نے کیا خوب فرمایا ہے:

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

مسلمان بھولی قوم کو معلوم بھی ہے کہ اسلام کے دشمن مسلمانوں کے تہوار منانے کے بجائے اِسے مٹانے کے درپے ہیں۔ایمانی غیرت سامنے رکھ کر جواب دیجئے کہ کیا کوئی غیر مسلم کبھی ہمارے تہواروں کا ساتھ دیتا ہے ؟ کبھی وہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ یا عید میلاد النبی

ﷺ اور بارہ ربیع الاول شریف کے جلوس وغیرہ میں ہمارے ساتھ شمولیت کرتا ہے؟

بلکہ مسلمان نما اِن کے ہمنوا ہو کر ہمارے بعض تہواروں کو نہ صرف روکتے بلکہ گشت و خون تک نوبت پہنچا دیتے ہیں۔ عید میلاد النبی ﷺ کے جلسوں اور بارہ ربیع الاول شریف کے جلوس میں وہ کیا کچھ نہیں کرتے۔ اس لئے غیور مسلمان اپنی غیرت کا ثبوت دے کر ہندو، سکھ قوم کے تہوار کو اُجاگر کرنے کے بجائے اِسے مٹانے میں سَر کی بازی لگادیں ورنہ بے غیرت انسان کے لئے تو حضور ﷺ نے فرمایا ہے:

«لا إيمان لمن لا غيرة له»[1]

یعنی، اُس شخص کا ایمان کامل ہی نہیں جسے غیرت نہیں۔

اسی لئے چاہیے کہ اس کے روکنے میں جہاد سمجھ کر ایڑی چوٹی کا زور لگائے خود اپنے لئے تو زہرِ قاتل سمجھے، ہمسائے گان سے التجا کرے، مِنّت سماجت اور پھر عاجزی و لجاجت کو کام میں

1: کتبِ احادیث میں تلاشِ بسیار کے بعد ان الفاظ ''لا إيمان لمن لا غيرة له'' تک میری رسائی نہ ہو سکی لیکن اس کا مفہوم مختلف روایتوں سے ثابت ہے چنانچہ علاّمہ نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی اپنی کتاب ''مجمع الزوائد ومجمع الفرائد'' ''باب الغيرة'' میں ان الفاظ سے حدیث روایت کرتے ہیں: وعن أبي سعيد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الغيرة من الإيمان والمذاء من النفاق. (مجمع الزوائد ومجمع الفرائد، كتاب النكاح، باب الغيرة، رقم: ٧٧٢٥، ٤/ ٦٠٠)

اسی طرح تفسیر روح البیان سورة المجادلة، آیۃ نمبر ٢٢ کے تحت الفاظ کے تغیّر کے ساتھ اسی مفہوم کی حدیث موجود ہے الفاظ یہ ہیں: قال عليه السلام: الغيرة من الإيمان والمنية من النفاق ومن لا غيرة له لا دين له. (روح البيان، سورة المجادلة، الاية: ٢٢، ٩/ ٣٣٦)

لائے، نوجوان اور بچوں کو سختی یا پیار سے اگرچہ لالچ دے کر اِس گندے دھندے سے اُنہیں بچائے بروزِ قیامت اِس میں سر گرمی دکھانے پر مجاہدینِ شہدائے اسلام کے ساتھ اُٹھنے کا انعام پائے۔

بسنت کی مذمت قرآن وسنّت کی روشنی میں

ظاہر ہے کہ یہ بسنت ایک تماشہ ہی ہے۔ کھیل کود کے سوا کچھ نہیں۔اس کی خرابی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ نے بیان فرمائی ہے وہ فقیر آگے چل کر عرض کرے گا۔ یہاں ایک دو نظمیں عرض کر دوں شاید اتر جائے کسی کے دل میں میری بات۔

نظم اوّل

یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سو نمونے
مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بونے
کبھی غور سے بھی دیکھا ہے تو نے
جو معمور تھے وہ محل اَب ہیں سونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے
ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے
مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے

ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے
زمین کھاگئی نوجوان کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے
اَجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا
اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر ایک لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا
پڑا رہ گیا سب یہیں کھاٹ سارا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے
بڑھاپے میں پا کے ، پیامِ قضا بھی
نہ چَونکا ،نہ چیتا ، نہ سنبھلا ذرا بھی
کوئی تیری غفلت کی ہے انتہا بھی؟
جنوں چھوڑ کر ہوش میں اپنے آبھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے
تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا
جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آکے کیا کیا ستایا
اَجل تیرا کر دے گی بالکل صفایا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے
یہی تجھ کو دُھن ہے رَہوں سب سے بالا
ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتاہے کیا یونہی مرنے والا
تجھے حسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے
وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی؟
جہاں ساتھ میں کھڑی ہو اَجل بھی
بَس! اب اس جہالت سے تو نکل بھی
یہ طرزِ معیشت اب اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں
یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے
یہ دنیائے فانی ہے محبوب تجھ کو
ہوئی واہ کیا چیز مرغوب تجھ کو
نہیں عقل اتنی بھی مجذوب تجھ کو
سمجھ لینا چاہیے اب خوب تجھ کو
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے

نہ دلدادۂ شعر گوئی رہے گا
نہ کوئی شہرہ جوئی رہے گا
نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا
رہے گا تو ذکر نکوئی رہے گا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاہ ہے تماشہ نہیں ہے
جب اس بزم سے دوست چل دیئے اکثر
اور اُٹھے چلے جا رہے ہیں برابر
ہر وقت پیش نظر ہے یہ منظر
یہاں پر تِرا دل بہلتا ہے کیونکر
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے
جہاں میں کہیں شورِ ماتم بپا ہے
کہیں فکر و فاقہ سے آہ و بکا ہے
کہیں شکوہِ جور و مکر و دغا ہے
ہر ہر طرف سے یہی بس صدا ہے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے

نظمِ ثانی

یہ دنیا چھوڑ جانا ہے

دِلا غافل نہ ہو یکدم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
باغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
تیرا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر
یہ ہو گا ایک دن مردار جو کِرموں نے کھانا ہے
اَجل کے روز کو کر یاد کر سامان چلنے کا
مسافر بے وطن ہے تو کہاں تیرا ٹھکانہ ہے
نہ بیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ نے مائی
توکیوں پھرتا ہے سودائی عمل نے کام آنا ہے
جہاں کے شغل میں شاغل خدا کی یاد سے غافل
کرے دعویٰ جو یہ دنیا میرا دائم ٹھکانہ ہے
غلط فہمید ہے تیری نہیں آرام اِک پل پر
زمین کے فرش پر سونا جو اینٹوں کا سرہانا ہے
کہاں وہ ماہ کنعانی کہاں تخت سلیمانی!
گئے سب چھوڑ کر فانی اگر نادان ،دانا ہے
عزیز! یاد کر وہ دن جو ملک الموت آوے گا
نہ جاوے ساتھ تیرے کُو، اکیلا تو نے جانا ہے
نظر کر دیکھ خوشیوں میں جو ساتھی کون ہے تیرا
اُنہوں نے اپنے ہاتھوں سے اکیلے کو دبانا ہے

فرشتہ روز کرتا ہے منادی چار کونوں میں
محلاں اُچیاں والے تیرا گوریں ٹھکانہ ہے
نظر کر ماڑیاں خالی، کہاں وہ ماڑیاں والے
سبھی کوڑا پسارا ہے دغا بازی کا بانا ہے
غلام اِک دن نہ کر غفلت، حیاتی پر نہ ہو غرّہ
خدا کی یاد کر ہر دم جو آخر کام آنا ہے

❁❁❁❁❁

قرآن کریم کی روشنی میں بسنت کی مذمت:

بسنت ایک کھیل تماشہ ہے اور ہر کھیل تماشہ لہو و لعب ہے اور ہر لہو و لعب حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں لہو و لعب کو حرام فرماتا ہے، اسی طرح رسول اکرم ﷺ نے بھی۔

قرآن مجید میں اللہ عزّوجل فرماتا ہے: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝﴾ [پ:۲۱، لقمان،۶]

ترجمہ: اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

احادیث کی روشنی میں بسنت کی مذمت:

(۱) ترمذی وابوداؤد اور ابن ماجہ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جتنی چیزوں سے آدمی لہو کرتا ہے سب باطل ہیں مگر کمان سے تیر چلانا اور گھوڑے کو اَدب دینا اور زوجہ کے ساتھ ملاعبت کہ یہ تینوں حق ہیں۔ (1)

(۲) امام احمد و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نردشیر کھیلا گویا سور کے گوشت و خون میں اپنا ہاتھ ڈال دیا۔ (2)

دوسری روایت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ: اُس نے اللہ تعالیٰ اور

1: سنن الترمذی، کتاب فضائل الجهاد عن رسول الله، باب: ماجاء في فضل الرمی في سبيل الله، رقم:٦،١٦٣٧/ ٥٣٠. سنن أبي داود، كتاب الجهاد، باب في الرمي، رقم:٣،٢٥١٣/ ٢٢.سنن إبن ماجة، كتاب الجهاد، باب الرمي فی سبيل الله، رقم :٢٨١١، ٣/ ٣٦٩.

2: مسند أحمد بن حنبل، حادي عشر الأنصار، حديث بريدة الأسلمی رضي الله عنه، رقم:٢٣٤٤٤،٧، ٢٣٤١٣، ٢٣٣٦٧/ ٦٤٦، ٦٣٨، ٦٢٧.صحيح مسلم، كتاب الشعر، باب تحريم اللعب بالنرد شير، رقم:٤،٢٢٦٠/ ١٧٧٠. سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب فی النهی عن اللعب بالنرد، رقم:٥،٤٩٣٩/ ١٤٦.سنن ابن ماجة، كتاب الأدب، باب فی النهی عن اللعب بالنرد، رقم ٤،٣٧٦٣/ ٢٦٦.

رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی۔[1]

(۳)امام احمد نے ابو عبدالرحمن خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ :رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نرد کھیلتا ہے پھر نماز پڑھنے اُٹھتا ہے اِس کی مثال اُس شخص کی طرح ہے جو پیپ اور سور کے خون سے وضو کرکے نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے۔[2]

(۴)دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اصحابِ شاہ جہنم میں ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ میں نے تیرے بادشاہ کو مار ڈالا، شطرنج کھیلنے والے ہیں جو بادشاہ پر شہ دیا کرتے ہیں اور مات کرتے ہیں۔[3]

(۵) بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں: شطرنج عجمیوں کا جوا ہے اور ابن شہاب نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی وہ کہتے ہیں: کہ شطرنج نہیں کھیلے گا مگر خطاکار اور انہیں سے دوسری روایت یہ ہے کہ وہ باطل سے ہے اور اللہ تعالیٰ باطل کو دوست نہیں رکھتا۔[4]

1:سنن ابن ماجة، كتاب الأدب، باب فى النهى عن اللعب بالنرد، رقم:٣٧٦٢،٤/ ٢٦٦ .

2:مسند أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حادى عشر الأنصار،أحاديث رجال من أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم، رقم :٢٣٥٢٦،٧/ ٦٦٥ .

3:الفردوس بمأثور الخطاب، باب الألف، ذكر أخبار جاءت عن النبى صلى الله عليه وسلم فى الإيمان والإسلام، فصل، رقم:٤٨٧،١/ ٨٣ .

4:الجامع لشعب الإيمان، الحادى والأربعون من شعب الإيمان وهو باب فى تحريم الملاعب والملاهى، رقم:٦٠٩٧،٨/ ٤٦٨،٤٦٩ .

(٦)ابو داؤد و ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابن ماجہ نے انس و عثمان رضی اللہ عنہم سے روایت کی کہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کبوتری کے پیچھے بھاگتے دیکھا تو فرمایا شیطان کے پیچھے پیچھے شیطان جا رہا ہے۔[1]

(٧)ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ: رسول اللہ ﷺ نے چوپایوں کو لڑانے سے منع فرمایا۔[2]

(٨) بزار نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں: نغمہ کے وقت یا باجے کی آواز اور مصیبت کے وقت رونے کی آواز۔[3]

(٩) بیہقی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گانے سے دل میں نفاق اُگتا ہے جس طرح پانی سے کھیتی اُگتی ہے۔[4]

(١٠)طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ: رسول اللہ ﷺ گانے سے

1:سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب فی اللعب بالحمام، رقم:٤٩٤٠،٥/ ١٤٦.سنن ابن ماجة، کتاب الأدب، باب فی اللعب بالحمام، رقم:٣٧٦٥،٤،٣٧٦٦/ ٢٦٧.

2:سنن الترمذی، کتاب الجهاد عن رسول الله، باب ماجاء في كراهية التحريش بين البهائم والضرب والوسم فی الوجه، رقم:١٧٠٨،٢/ ٥٦٨.

3:البحر الذخارمسند البزار، مسند أبي حمزة أنس بن مالك ، رقم:٧٥١٣،٢/ ٥٦٨.

4:الجامع لشعب الإيمان، الرابع والثلاثون من شعب الإيمان وهو باب في حفظ اللسان، فصل: ومما ينبغي للمرء المسلم أن يحفظ لسانه عن الغناء إلخ،رقم:٤٧٤٦،٧/ ١٠٨.

اور گانے سننے سے اور غیبت سے اور غیبت سننے سے[1] اور چغلی کرنے اور چغلی سننے سے منع فرمایا۔[2]

(۱۱) بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوا اور کوبہ (ڈھول) حرام کیا اور فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔[3]

(۱۲) ابوداؤد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہتی ہیں: میں گڑیاں کھیلا کرتی تھیں اور کبھی رسولِ خدا ﷺ ایسے وقت تشریف لاتے کہ لڑکیاں میرے پاس ہوتیں۔ جب حضور ﷺ تشریف لاتے لڑکیاں چلی جاتیں اور جب حضور ﷺ چلے جاتے لڑکیاں آجاتیں۔[4]

(۱۳) صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہتی ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے یہاں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میرے ساتھ چند دوسری لڑکیاں بھی کھیلتیں جب حضور ﷺ تشریف لاتے وہ چھپ جاتیں حضور ﷺ ان کو

1: المعجم الكبير، مسند عبدالله بن عمر بن خطاب، رقم:١٢، ١٤١٣٦/ ٣١٢.

2: المعجم الأوسط، باب من اسمه ابراهيم، رقم:٢، ٢٩٢٣/ ٣١.

3: الجامع لشعب الإيمان، الرابع والثلاثون من شعب الإيمان وهو باب في حفظ اللسان، فصل: ومما ينبغي للمرء المسلم أن يحفظ لسانه عن الغناء إلخ، رقم:٧، ٤٧٥٩/ ١١٩.

4: سنن أبي داود، كتاب الأدب في اللعب بالبنات، رقم:٤٩٣١، ٥/ ١٤٣

میرے پاس بھیج دیتے وہ میرے پاس آکر کھیلنے لگتیں۔[1]

تنبیہ:

بچیوں کا گڑیوں سے دل بہلانا اُن کھیلوں میں سے نہیں جو شرعاً ممنوع ہیں۔

❁❁❁❁❁

بسنت ہندوؤں کا تہوار ہے
یا موسمی اور ثقافتی تہوار؟

اگر مسلمان غیرتِ اسلامی سے محروم ہوتے ہیں اسی لئے انہیں آگاہ کیا جائے تو پہلے تو حیلے بہانے بناتے ہیں پھر جوش میں آجائیں تو اسے ملاّاِزم کہہ کر ٹھکرادیتے ہیں۔ فقیر پہلے اُن کے حیلے بہانے کا انکشاف کر کے اِس کے مختصر دلائل پیش کرتا ہے۔

بعض صاحبان جُہلاء اور حکومتی بندے کہتے ہیں کہ بسنت تہوار نہیں بلکہ ثقافتی مشغلہ ہے۔ان کا یہ بہانہ اس لئے غلط ہے کہ اقوام کے معروف ترین تہواروں پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ ایک مخصوص پَس منظر رکھتے ہیں۔یہودیوں کا سب سے بڑا تہوار ''ہنوکا'' ایک مذہبی تہوار ہے،عیسائی معاشرے میں ''کرسمس'' اور ''ایسٹر'' بے حد جوش و خروش سے منائے جاتے ہیں اور ہندو معاشرے میں مختلف تہوار منائے جاتے ہیں مثلاً دیوالی، دسہرا، ہولی،

1:صحيح البخاري،كتاب الأدب، باب الانبساط إلى الناس، رقم :٦١٣٠، ٤/ ١٦٦ . صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة رضى الله عنها، رقم:٤،٢٤٤٠/ ١٨٩٠ .

بیسا کھی، بسنت وغیرہ۔ان تمام تہواروں میں ادا کی جانے والی رسومات کو ہندومَت میں مذہبی عبادات کادرجہ حاصل ہے۔دیوالی، دسہرااور ہولی کے متعلق توسب جانتے ہیں کہ یہ ہندوؤں کے مذہبی تہوار ہیں مگر بیساکھی اور بسنت وغیرہ کے متعلق یہ غلط فہمی عام پائی جاتی ہے کہ یہ موسمی اور ثقافتی تہوار ہے۔ایسا صرف وہی لوگ سمجھتے ہیں جوان تہواروں میں حصہ تو لیتے ہیں البتہ ان کاپَس منظر جاننے کی زحمت اُنہوں نے کبھی گوارا نہیں کی۔

اسلامی تاریخ کے قابلِ فخر محقّق اور سائنس دَان علامہ ابوریحان البیرونی کی شہرۂ آفاق تصنیف "کتابِ ہند" آج بھی ہندوستان کی تاریخ کے ضمن میں ایک مستند حوالہ سمجھی جاتی ہےاِس کتاب کے باب نمبر(۷٦)میں اُنہوں نے "عیدین اور خوشی کے دن" کے عنوان کے تحت لکھاہے کہ عید بسنت ہندوؤں کادن ہے۔

مزید لکھتے ہیں کہ اِسی مہینہ میں استوائے ربیعی ہوتاہے، جس کانام بسنت ہے،اس کے حساب سے اُس وقت کا پتہ لگا کر اُس دن عید کرتے اور برہمنوں کو کھلاتے ہیں اور دیوتاؤں کی نذر چڑھاتے ہیں۔[1]

اِس سے معلوم ہوا کہ بسنت خالص ہندو تہوار ہے اور اس کا موسم سے کوئی تعلق نہیں ہے؛یہی وجہ ہے کہ بھارت کی بسنت کہانی ہر اسکول میں پڑھائی جاتی ہے لیکن لاعلمی یا بھارتی لابی کی کوششوں سے بسنت کواب پاکستان میں مسلمانوں نے موسمی تہوار بنالیاہے۔

1:کتاب البیرونی فی تحقیق ماللھند، الباب السادس والسبعون فی الأعیاد والأفراح، ص۴۸۷

خوب سوچئے! بسنت ہندو مذہب کا ایک مذہبی تہوار ہے اور اس کی اَصل غرض وغایت بھی گستاخی رسول ﷺ و فاطمہ رضی اللہ عنہا پر مبنی ہے۔(اس کی تفصیل آتی ہے إن شاء الله تعالی)اس کے باوجود اگر کوئی مسلمان اس تہوار میں نہ صرف دلچسپی لیتا ہے بلکہ جان ومال کی بازی لگادیتا ہے۔ اس سے اس پر حذر رہنا چاہیے کہ کل قیامت میں کہیں اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گستاخوں کی صف میں کھڑا نہ کردے اور ہندو سکھ قوم کے تہوار میں نہ صرف دلچسپی، بلکہ جان ومال کی قربانی دے کر ان سے بھی بڑھ کر یہ تہوار مناتے ہیں تو یقیناً قیامت میں ہندوؤں اور سکھوں کے ساتھ میدانِ حشر میں اُٹھنا پڑے گا اور ان کے ساتھ جہنم ٹھکانا ہوگا۔

حضور ﷺ نے فرمایا: «مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ» [1]

یعنی، جو کسی قوم سے مشابہت کرتا ہے وہ انہی سے ہے۔

اور فرمایا: «الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ» [2]

یعنی، ہر شخص قیامت میں اس کے ساتھ ہوگا جس سے اُسے محبت ہے۔

بسنت میلہ گستاخِ رسول کی یادگار ہے!

ویسے تو ہر لہو ولعب اور کھیل تماشا حرام ہے لیکن بسنت بدترین نہ صرف کھیل تماشا ہے بلکہ اس میں مالی اسراف کے علاوہ جانوں کی تلفی، جاں خراش اور سنگین معاملہ ہے اور ایسا بُرا اور

1:سنن أبي داود، كتاب اللباس، باب في لبس الشهرة، رقم:٤٠٣٢، ٤/ ٢٠٤

2:صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب: علامة حب الله، رقم:٦١٦٨، ٤/ ١٢٧

بد ترین عمل ہے جو رسول اللہ ﷺ اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گستاخی کا یادگار ہے۔ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اسلام کا نام لیوا ہو کر اپنے نبی کریم ﷺ اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گستاخی کی یادگار منائے۔اِس بُری رسم تہوار بسنت میں اکثریت ہماری سنّی برادری کی ہے ان سے آگے چل کر معروضات پیش کروں گا۔شاید کسی سنّی بھائی کے عشق کی آگ بھڑک اُٹھے اور وہ اس بدرَسم کو ختم کرنے میں اعلیٰ کردار ادا کر کے قیامت میں سچّے عاشقانِ رسول ﷺ کا مقام حاصل کر سکے۔

فقیر ذیل میں اصل واقعہ ایک ایسے مؤرخ کے قلم سے پیش کرتا ہے جو اُسی برادری سے تعلق رکھتا ہے جو اسلام دشمنی سے کسر نہیں کرتے۔چنانچہ ملاحظہ ہو:

سکھ مؤرخ ڈاکٹر بی ایس نجار(Bakhshish Singh Nijjar) اپنی کتاب ''پنجاب آخری مغل دورِ حکومت میں''(Panjab Under the Later Mughals, 1707-1759)میں لکھتا ہے: ''حقیقت رائے باکھ مل پوری سیالکوٹ کے کھتری کا پندرہ سالہ لڑکا تھا جس کی شادی بٹالہ کے کشن سنگھ بھٹہ نامی سکھ کی لڑکی کے ساتھ ہوئی تھی۔ حقیقت رائے کو مسلمانوں کے اسکول میں داخل کیا گیا تھا جہاں ایک مسلمان ٹیچر نے ہندو دیوتاؤں کے بارے میں کچھ توہین آمیز باتیں کی۔ حقیقت رائے نے اس کے خلاف احتجاج کیا اور اس نے بھی انتقاماً پیغمبر اسلام ﷺ اور سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں نازیباالفاظ استعمال کئے۔اس جرم پر حقیقت رائے کو گرفتار کر کے عدالتی کاروائی کے لئے لاہور بھیجا گیا۔۔اس واقعہ سے پنجاب کی ساری غیر مسلم آبادی کو شدید دھچکا لگا۔کچھ ہندو، افسر زکریا خان جو اس دور میں پنجاب کا گورنر تھا کے پاس گئے کہ حقیقت رائے کو معاف کر دیا جائے لیکن زکریا خان نے کوئی سفارش نہ سنی اور سزائے موت کے حکم پر نظر ثانی سے انکار کر دیا جس کے اجراء میں پہلے مجرم کو ایک

ستون سے باندھ کر اِسے کوڑوں کی سزا دی گئی اس کے بعد اس کی گردن اُڑا دی گئی۔[1]

حقیقت رائے کی یادگار اس وقت کوٹ خواجہ سعید (کھوجے شاہی) لاہور میں ہے۔ اب یہ جگہ باوے دی مڑھی[2] کے نام سے مشہور ہے جہاں ہندو رئیس کالو رَام نے بسنت میلے کا آغاز کیا جس کی یادگار بھی اسی علاقہ قبرستان کے ساتھ ہی موجود ہے۔

اسی کتاب کے صفحہ ۲۷۹ پر ڈاکٹر ایس بی نجار نے لکھا ہے کہ ''پنجاب کا بسنت میلہ اسی حقیقت رائے (گستاخِ رسول) کی یاد میں منایا جاتا ہے''۔[3]

افسوس! ہمارے دانشوروں پر کہ اُنہوں نے سیالکوٹ شہر میں اس آنجہانی حقیقت رائے کے نام سے موسوم اسٹریٹ کا نام باوجود احتجاج کے بھی نہیں بدلا۔ مسلمانو! اپنی غیرت ایمانی کو جگاؤ کہ یہ تو ہمارے نبی کریم ﷺ اور ان کی لاڈلی بیٹی کی گستاخی کرنے پر سزا پر سزا پانے والے مجرم کو بے قصور، ناحق قتل سمجھنے والوں کی رسم ہے۔ آج ہم اپنے باپ دادا کے قاتل یا ان کو گالی دینے والے کو معاف نہیں کرتے، اس کی کسی طرح مشابہت نہیں کرتے، اس کا فعل بوجہِ نفرت متروک کیا جاتا ہے چہ جائیکہ اپنے والدین سے بڑھ کر محبوبِ اعظم ﷺ کے گستاخوں کی مشابہت اختیار کی جائے۔ یاد رکھئے! اِس حالت میں جو مر گیا وہ بروز قیامت اِسی حالت میں اُٹھایا جائے گا اور اِسی گروہ میں اُن کا حشر ہوگا۔ فقیر یہ بات جذباتیت کی رُو میں بہہ کر

1: Panjab Under the Later Mughals,Page 279

2: ہندی زبان میں ''مڑھی'' قبرستان کو کہتے ہیں گویا یہ بابے کا قبرستان ہے حقیت رائے کو ہندوؤں نے بابے کا درجہ دے رکھا ہے ایک گستاخ رسول ان کے نزدیک مقدس بابا ہے۔

3: Panjab Under the Later Mughals,Page 279

نہیں کہہ رہا بلکہ مخبرِ صادق، صادق امین، نبی مکرّم ﷺ کے فرمانِ عظمت شان آپ کو یاد کرا رہا ہے۔

سکھ مؤرخ کے بیان میں اختصار تھا اب فقیر ایک اور حوالے سے تفصیل عرض کرتا ہے:

چنانچہ روزنامہ نوائے وقت کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ تقریباً دو سو سال قبل لاہور کے ایک ہندو طالب علم "حقیقت رائے" نے نبی کریم ﷺ کے خلاف دشنام طرازی کی۔ مغل دور تھا اور قاضی نے ہندو طالب علم کو سزائے موت سنادی۔ اِس ہندو طالب علم کو کہا گیا کہ وہ اسلام قبول کرلے تو اُسے آزاد کر دیا جائے گا مگر اُس نے اپنا دَہرم چھوڑنے سے انکار کر دیا چوں کہ اُس نے اقرارِ جرم کر لیا تھا؛ لہٰذا اُسے پھانسی دے دی گئی۔ پھانسی لاہور میں علاقہ "گھوڑے شاہ" میں سکھ نیشنل کالج کے گراؤنڈ میں دی گئی۔ قیامِ پاکستان میں پہلے ہندوؤں نے اس جگہ یادگار کے طور پر ایک مندر تعمیر کیا لیکن یہ مندر آباد نہ ہو سکا اور قیامِ پاکستان کے چند برس بعد سکھ نیشنل کالج کے آثار بھی مٹ گئے۔ اب یہ جگہ انجینئرنگ یونیورسٹی کا حصہ بن چکی ہے۔ ہندوؤں نے اس واقعہ کو تاریخ بنانے کے لئے اپنے ہندو طالب علم کی قربانی کو بَسنت کا نام دیا اور جشن کے طور پر پتنگ اُڑانے شروع کر دیئے۔ آہستہ آہستہ یہ پتنگ بازی لاہور کے علاوہ انڈیا کے دوسرے شہروں میں بھی پھیل گئی۔ اب ہندو تو اِس بسنت کی بنیاد کو بھی بھول چکے مگر پاکستان میں مسلمان بَسنت منا کر اسلام کی رسوائی کا اہتمام کرتے رہتے ہیں۔[1]

ہندو نوجوان حقیقت رائے دھری کی توہین رسالت کے جرم میں ۱۸۰۳ بکرمی بمطابق

1: روزنامہ نوائے وقت، ۴ فروری ۱۹۹۴ء

۱۷۴۷ء میں موت کی سزا دی گئی۔اس وقت پنجاب کا گورنر زکریا خان تھا۔زکریا خان ایک صحیح العقیدہ غیور مسلمان تھا وہ جدید دور کے مسلمان حکمرانوں کی طرح بے حمیت نہیں تھا،اس نے توہین رسالت کے مجرم ہندو نوجوان کی موت کی سزا معاف کرنے سے قطعاًانکار کر دیا تھا۔ ہندوؤں نے حقیقت رائے دَہری کو''ہیرو''کادرجہ دے دیااوراس کی یاد میں بسنت میلہ منانا شروع کر دیا۔چوں کہ حقیقت رائے کی شادی ایک سکھ لڑکی سے ہوئی تھی؛اِس لئے سکھ برادری بھی ہندوؤں کے اِس غم میں برابر کی شریک تھی ۔اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان میں بسنت منانے کا تصور زمانہ قدیم سے تھا مگر پنجاب میں بالعموم اور لاہور میں بالخصوص اس تہوار کو عوامی پذیرائی اِس میلے کی وجہ سے حاصل ہوئی جس کاآغاز ہندوؤں نے حقیقت رائے دہری کی یاد میں کیا۔اس بات کااعتراف متعصّب ہندو و سکھ موٴرخین بھی کرتے ہیں۔

سیکولر لادین اور مغرب زَدہ طبقہ توایک طرف رہا،بظاہر مذہب سے لگاؤ رکھنے والے افراد کو بھی بسنت منانے سے روکا جاتاہے تو وہ اِسے محض'' ملاّؤں کا واعظ ''کہتے ہوئے مسترد کر دیتے ہیں۔ان کے خیال میں پاکستان میں مذہبی پارساؤں کا ایک عوام دشمن گروہ ہے جو لوگوں کو سچی، حقیقی اور بے ضرر تفریح کے مواقع سے بھی محروم کرنا چاہتا ہے۔وہ اس بات کو ذہنی طور پر تسلیم کرنے کو تیار ہی نہیں ہیں کہ بسنت ہندوؤں کا ایک مذہبی تہوار بھی ہے جو اسے خاص موسم میں مناتے ہیں، حقیقت رائے دَہری کی یاد منانے والے بسنت میلہ کے پَس منظر سے تو شاید ہی کوئی واقف ہو۔

ہندو سکھ موٴرخین برملا اعتراف کرتے ہیں کہ لاہور میں بسنت پنچمی کے روز منایا جانے والا میلہ حقیقت رائے دَہری کی یاد میں منایا جاتاہے مگر ہمارے بعض مسلمان بضد ہیں کہ یہ

صرف موسمی تہوار ہے۔

اور یہ بات اکثر کہی جاتی ہے کہ بسنت ایک موسمی اور ثقافتی تہوار ہے، جس کا مذہب اور قوم سے کوئی تعلق نہیں تاہم ابھی ایسے بزرگ ہزاروں کی تعداد میں موجود ہوں گے جو اس امر کی شہادت دیں گے کہ آزادی سے قبل بسنت کو عام طور پر ہندوؤں کا تہوار ہی سمجھا جاتا تھا اور لاہو میں جوش و خروش سے منایا جاتا تھا جہاں دو تین جگہ بسنت میلہ منعقد ہوتا تھا، ہندو مرد اور عورتیں باغبانپور لاہور کے قریب حقیقت رائے دَہری کی سمادھ پر حاضری دیتے اور وَہیں میلہ لگاتے۔ مرد زرد رنگ کی پگڑیاں باندھے ہوتے اور عورتیں اِسی رنگ کا لباس ساڑھی وغیرہ پہنتیں۔ سکھ مرد اور عورتیں اس کے علاوہ گوردوارہ اور گورمانگٹ پہ بھی میلہ لگاتے ہر جگہ خوب پتنگ بازی ہوتی۔ اندورنِ شہر بھی پتنگیں اُڑائی جاتیں اور لاکھوں روپے اس تفریح پر خرچ کیا جاتا۔ مسلمان بھی اس میں حصہ لیتے مگر زَرد کپڑوں کے استعمال سے گریز کرتے۔ یہ سارا کھیل دن کو ہوتا رات کو روشنیاں لگانے اور لاؤڈا سپیکر، آتش بازی یا اسلحہ کے استعمال کا رواج نہ تھا۔

حکومتی سرپرستی

عرصہ دراز سے یہ تہوار بسنت باوجود ہزاروں خرابیوں کے عوامی سطح پر ہوتا رہا۔ عشّاقِ بسنت آرزوئیں کرتے کہ کسی طرح اِس تہوار کو حکومتِ پاکستان کی سرپرستی نصیب ہو جائے۔

ایک صاحب چاندی پہلوان کا کہنا ہے کہ ''اگر موجودہ حکومت بلا روک ٹوک پچاس اوورز کا ''ون ڈے میچ'' کھیلتے ہوئے ''۴۰۰ رنز'' بنانے میں کامیاب ہو گئی تو وہ دن دور نہیں

جب بسنت کو موسمی تہوار کے بجائے سرکاری سرپرستی میں قومی تہوار کے طور پر منائے جانے کا سرکاری سرکلر جاری کر دیا جائے گا۔" یہ ایک حقیقت ہے کہ بسنت، بیساکھی اور ہولی خالصتاً ہندو تہوار ہیں اگر یہ موسمی تہوار ہوتا تو قطب الدین ایبک سے لے کر بہادر شاہ ظفر تک برصغیر کا ہر مسلم حکمران اس کے فروغ میں ضرور دلچسپی لیتا۔ برصغیر کے کبھی کسی تاریخی حوالے سے یہ ثابت کیا ہے کہ بسنت نہ صرف ہندوانہ تہوار ہے بلکہ یہ ہندوؤں کی سرورِ کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ کی ذاتِ ستودہ صفات کے ساتھ کھلی دشمنی کا بھی مظہر ہے۔

اب آپ خود ہی بتائیے کہ کیا عشقِ رسالت مآب ﷺ میں غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیروی کے کسی دعوے دار کو یہ زیب دیتا ہے کہ اس دن وہ ایک گستاخ رسول ﷺ کی یاد میں فضاؤں میں رنگ برنگی پتنگیں یا کنکوے اُڑاتا اور لہراتا پھرے۔

بسنت کے تہوار کو قومی سطح پر فروغ دینے والے اس حقیقت کا پس منظر، منظرِ عام پر آچکنے کے باوجود بھی کیا بسنت کے ہندوانہ تہوار کے وقوع پر جوش و خروش کا مظاہرہ کریں گے؟

بسنت کا تہوار ایک مرگ پرور تہوار کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اس دن ملک کے طول و عرض کے کئی گھروں میں آنگنوں میں کشتگانِ بسنت کے جنازے پڑے دکھائی دیتے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ اس فضول و لغو اور بے ہودہ رسم کے احیاء کے موقع پر ایک ایک شہر میں کروڑوں روپے ہوا میں اڑا دیئے جاتے ہیں؟ کیا ایک فضول سی رسم پر کروڑوں، اَربوں کا ضیاع کرنے والی قوم کو دنیا کی کوئی ترقی یافتہ قوم اپنی امداد کا مستحق سمجھ سکتی ہے۔

پاکستانیت، دَر حقیقت ہندو مَت اور تمام ہندوانہ شعائر کے خلاف اعلانِ بغاوت کا دوسرا

نام ہے۔ مسلمان تو ناموسِ رسالت ﷺ کے لئے اپنی جان کا آخری قطرہ تک بہا دینے کے لئے ہمہ وقت آمادہ رہتا ہے۔ اس رسم کو منانے والے سے یہ پوچھا جاسکتا ہے کہ کیا تمہیں کچھ بھی پیغامِ محمد ﷺ کا پاس نہیں؟ ہمارا ہیرو غازی علم الدین ہے جس نے تختہ دار کے قریب رُک کر کہا تھا: ''لوگو! گواہ رہنا میں نے ہی راج پال کو حرمتِ رسول ﷺ کی خاطر قتل کیا تھا اور آج اپنے نبی کا کلمہ پڑھتے ہوئے ان پر اپنی جان نثار کر رہا ہوں۔'' جی چاہتا ہے کہ غازی علم الدین شہید کی روح کو آواز دے کر کہا جائے کہ دیکھ تیرے گواہ آج ایک گستاخِ رسول ﷺ کی یاد کس طرح منا رہے ہیں۔

سعادت مند حکمران

بارہ ربیع الاول شریف کے جلوس سے جو حشر منکرینِ کمالاتِ مصطفی ﷺ کرتے تھے وہ سب کو معلوم ہے لیکن خدا بھلا کرے امیر محمد خان مرحوم گورنر (مغربی پاکستان) کا جس نے سرکاری سطح پر آڈر جاری کیا جو تاحال ربیع الاول شریف کا جلوس بڑی شان و شوکت سے جاری ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ تا قیامت جاری رہے گا۔

اللہ تعالیٰ اِن کی قبر پر کروڑوں اَن گنت رحمتیں نازل فرمائے۔ اِس کا اجر انہیں تا قیامت عطا فرماتا رہے گا اور قیامت میں خدا کرے اَعلیٰ مراتب کے لوگوں کے ساتھ اِن کا حشر ہو۔ اگرچہ اب بھی منکرینِ کمالاتِ مصطفی ﷺ ہاتھ پاؤں مارتے ہیں لیکن الحمد للہ عزّوجل ناکام رہتے ہیں اور ان شاء اللہ ناکام رہیں گے۔

رہے گا یونہی اُن کا چرچہ رہے گا
پڑے خاک ہوجائیں جل جانے والے

شوم بخت حکمران

یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ بسنت کا تہوار سرکاری طور پر منانے کا کس بد بخت حکمران نے حکم نافذ کیا لیکن افسوس ہے کہ ۲۰۰۰ء میں پہلی مرتبہ لاہور میں بسنت کا تہوار سرکاری سرپرستی میں منایا گیا۔ پتنگ بازی کے باقاعدہ مقابلے کرائے گئے اور جیتنے والوں کو انعام واکرام سے نوازا گیا۔ لاہور کارپوریشن اور ہائی کلچر اتھارٹی نے مال روڈ اور دیگر اہم شاہراؤں پر پتنگ نما کتبے آویزاں کئے جو کئی ماہ تک یونہی لگے رہے۔ حکومت ناجائز اسلحہ کی پکڑ دھکڑ کے بار بار اعلانات کرتی رہتی ہے مگر بسنت کے موقع پر بے تحاشا فائرنگ کرنے والوں کو گرفتار نہیں کیا جاتا۔ دھات کی ڈوروں کے استعمال کی وجہ سے واپڈا کا بجلی سپلائی کرنے کا نظام شدید متاثر ہوتا ہے۔ مگر اِس جرم کے مرتکب افراد کے خلاف قانونی کاروائی نہیں کی جاتی۔ واپڈا کی اپیلیں دَھری کی دَھری رہ جاتی ہیں اس سے ہر سال کروڑوں روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔

ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ کہیں ہم شعوری یا غیر شعوری طور پر ایک گستاخِ رسول کی یاد میں منعقد کئے جانے والے بسنت میلہ میں شریک ہو کر توہین رسالت کا ارتکاب تو نہیں کر رہے ہیں؟ کیا ہم ہندوؤں کے مذہبی تہوار کو منا کر دوسری قوموں سے مشابہت کے گناہ کا ارتکاب تو نہیں کر رہے؟ کیا ہمارا بسنت منانے کا طور طریقہ لہو ولعب کی تعریف میں شامل تو نہیں ہے؟ اہلِ اقتدار کو بھی ضرور سوچنا چاہیے کہ وہ بسنت جیسے تہواروں کی سرپرستی کر کے کہیں مسلمانوں کے اَصل تہواروں کے متعلق عام لوگوں میں عدم دلچسپی کے جذبات کو تو پروان نہیں چڑھا رہے؟ بسنت کے نام پر رقص وسُرور، ہلّڑ بازی، ہاہو، شور شرابہ، چیخم دھاڑ، فائرنگ وغیرہ مہذب قوموں کا شعار نہیں ہے۔

حکومتی سرپرستی کے کرشمے

ظاہر ہے کہ سرپرستی سے بیکار کام بھی آسمان سے باتیں کرنے لگ جاتا ہے بالخصوص شیطانی فعل تو پورے جوش جوبن میں آجاتا ہے پھر اس کام میں شیطان اپنے چیلوں کو اس کام کے اُبھارنے کے لئے لگادیتا ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا محدّث بریلوی قدِّس سرّہ فرماتے ہیں کہ ''ابلیس اپنا تخت سمندر میں بچھا کر دنیا والوں کو گناہ کرانے پر مامور کرتا ہے شام کو ہر ایک شیطان اپنی کاروائی کی رپورٹ پیش کرتا ہے۔ شیطان ہر ایک کی کاروائی پر آفریں و شاباش دیتا ہے۔ ایک لنگڑا اور کمزور شیطان آخر میں اپنی رپورٹ یوں عرض کرتا ہے کہ آج میں نے ایک طالب علم کو مدرسہ میں جانے کا ناغہ کرادیا ہے۔ شیطان اسے گلے لگا کر خوب داد دیتا ہے۔ دوسرے شیطان کہتے ہیں اس کے ساتھ ایسی نوازش کیوں؟ جواب دیا کہ ایک فقیہ (عالم) مجھ پر سوزاہد سے سخت ہے یہ طالب ایک دن کے ناغہ سے ایک دن بعد کو علم سے فراغت پائے گا ہمیں اس کی ایک دن کی مہلت بھی بہت ہے۔ اس پر دوسرے شیطان اپنا زور ایسی کاروائی پر لگاتے ہیں''۔[1]

1: امام اہلِ سنّت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ کی طرف جن الفاظ کی نسبت کی گئی ہے بعینہ ان الفاظ تک رسائی نہیں ہو سکی البتہ ملفوظات اعلیٰ حضرت میں کچھ تغیر کے ساتھ یوں موجود ہے۔ ملاحظہ ہو: ایک حدیث میں ہے: بعد نماز عَصر شیاطین سمندر پر جمع ہوتے ہیں۔ ابلیس کا تخت بچھتا ہے، شیاطین کی کار گزاری پیش ہوتی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ اس نے اتنی شرابیں پلائیں، کوئی کہتا ہے: اس نے اتنے زِنا کرائے۔ سب کی سُنیں کسی نے کہا: اس نے آج فُلاں طالبِ علم کو پڑھنے سے باز رکھا۔ سنتے ہی تخت پر سے اُچھل پڑا اور اس کو گلے سے لگایا اور کہا: اَنْتَ اَنْتَ تو نے کام کیا، تو نے کام کیا، اور شیاطین یہ کیفیت دیکھ کر جل گئے کہ انہوں نے اتنے بڑے بڑے کام کیے ان کو کچھ نہ کہا اور اس کو اتنی شاباش دی! ابلیس بولا: تمہیں نہیں معلوم، جو کچھ تم نے کیا سب اسی کا صدقہ ہے۔ اگر علم ہوتا تو وہ گناہ نہ کرتے

جب بسنت کی سرپرستی حکومت فرمائے تو اندازہ لگایئے کہ رعایا پاکستانی کیوں نہ بسنت پر جان کی بازی لگادے۔

بسنت منانے کا انداز

بسنت کی آمد کی بہت دھوم تھی۔ عروُس البلاد لاہور میں بے فکرے مَن چلوں میں سے ہر ایک نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر اس ہندوانہ تہوار کو منایا۔ اس تہوار کو منانے میں زندہ دل لاہوریئے اس حد تک سبقت لے چکے ہیں کہ بھارت کے ہندو دانشوَر بھی عَش عَش کر اُٹھے۔

۔بتاؤ! وہ کون سی جگہ ہے جہاں سب سے بڑا عابد رہتا ہے مگر وہ عالِم نہیں اور وہاں ایک عالِم بھی رہتا ہو۔ انہوں نے ایک مقام کا نام لیا۔ صبح کو قبل طُلوعِ آفتاب شیاطین کو لیے ہوئے اس مقام پر پہنچا اور شیاطین مخفی (یعنی پوشیدہ) رہے اور یہ انسان کی شکل بن کر رستہ پر کھڑا ہو گیا، عابد صاحِب تہجد کی نماز کے بعد نمازِ فجر کے واسطے مسجد کی طرف تشریف لائے۔ راستہ میں ابلیس کھڑا ہی تھا۔ سلام علیکم، وعلیکم السلام۔ حضرت مجھے ایک مسئلہ پوچھنا ہے؟ عابد صاحِب نے فرمایا: ''جلد پوچھو مجھے نماز کو جانا ہے۔'' اس نے اپنی جیب سے ایک چھوٹی شیشی نکال کر پوچھا: اللہ تعالیٰ قادِر ہے کہ اِن'' سمٰوات وَ اَرْض ''(یعنی آسمان و زمین) کو اس چھوٹی سی شیشی میں داخل کر دے؟ عابد صاحب نے سوچا اور کہا: ''کہاں آسمان و زمین اور کہاں یہ چھوٹی سی شیشی!'' بولا: ''بس یہی پوچھنا تھا، تشریف لے جایئے۔'' اور شیاطین سے کہا: ''دیکھو میں نے اس کی راہ ماردی اس کو اللہ کی قدرت پر ہی ایمان نہیں عبادت کس کام کی۔'' طُلُوعِ آفتاب کے قریب عالِم صاحب جلدی کرتے ہوئے تشریف لائے اس نے کہا السلام علیکم وعلیکم السلام مجھے ایک مسئلہ پوچھنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ''پوچھو! جلدی پوچھو نماز کا وقت کم ہے۔'' اس نے وہی سوال کیا۔ فرمایا: ''ملعُون تو ابلیس معلوم ہوتا ہے اَرے وہ قادِر ہے کہ یہ شیشی تو بہت بڑی ہے ایک سوئی کے ناکے کے اندر اگر چاہے تو کروڑوں آسمان و زمین داخل کر دے۔'' اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴿۱۰۹﴾، ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (پ۱، البقرۃ: ۱۰۹) عالِم صاحب کے تشریف لے جانے کے بعد شیاطین سے بولا: دیکھا! یہ علم ہی کی برکت ہے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ سِوُم، ص: ۳۵۶، مطبوعۃ: مکتبۃ المدینہ، کراچی، پاکستان، طباعتِ ثانی: ۱۴۳۳ھ۔ ۲۰۱۲م)

ان کی باچھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔وہ محوِ حیرت تھے کہ "ہندوؤں کی بربادی تک جنگ رہے گی جنگ رہے گی" کے نعرے لگانے والے ہندوؤں کے تہوار اس جوش و خروش اور دھوم دھڑلے سے مناتے ہیں کہ کٹّر سے کٹّر ہندو بھی انہیں دیکھے تو مارے رشک کے دیکھتا رہ جائے۔اب تو بعض دانش وَراس تہوار کو قومی تہوار تسلیم کروانے پر تلے ہوئے ہیں حالاں کہ یہ ہندوانہ تہوار ہے۔جسے بھارت کے ہندو موسم کی تبدیلی کی خوشی میں منایا کرتے تھے اور وہ بھی اسے زیادہ سے زیادہ سے ایک موسمی تہوار قرار دیتے تھے لیکن "جانشینِ قائدِاعظم" میاں نوازشریف کے دور میں قومی خبر نامے میں اِس تہوار کی کوریج بطور ایک قومی تہوار کے پیش کی گئی۔بسنت کے حوالے سے خصوصی پروگرام دکھایا گیا اور یہ باوَر کروایا گیا کہ یہ قوم "شریف برادران" کے عہد میں اتنی خوش و خُرم ہے کہ بسنت جیسے فضول اور بیہودہ تہوار پر بھی کروڑوں کی رقم ہوا میں اُڑاتے ہوئے کسی قسم کی ندامت اور خِفّت محسوس نہیں کرتی بلکہ اپنی اِس فضول خرچی پر شاداں اور فرحاں اور نازاں ہے۔

یہ کیسا کلچر ہے کہ فضول خرچی ،اسراف تبذیراور عیاشی کا مظاہرہ کرنے والوں کو الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا"زندہ دل،مَن چلے" قرار دے رہا ہے حالاں کہ یہ مردہ "إخوان الشیاطین" ہیں۔فضول خرچوں ،مسرِفوں ،رنگ رَلیاں منانے والوں کو ربُّ العزّت نے اسی خطاب سے یاد کیا۔

چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ﴾(1)

ترجمہ:بیشک فضول مدوں میں دولت اُڑانے والے لوگ شیطان کے بھائی بندے ہیں۔

1:[پ:۱۵،بنی اسرائیل،۲۶]

مَن چلوں نے بسنت کے روز کروڑوں روپے ہوا میں اُڑا کر ''بو کاٹا'' کر دیئے۔اس خطیر سَرمائے کے ضیاع پر آنسو بہانے کے بجائے بغلیں اور تالیاں بجائی جا رہی ہیں۔ بے فکرے دیوانوں کی طرح ڈھول کی تھاپ پر لڈّیاں اور بھنگڑے ڈال رہے ہیں۔ ستم بالائے ستم پاکستانی مسلمان بھارتی سکھّوں کی بانہوں میں بانہیں ڈال کر ٹاپ رہے اور ناچ رہے ہیں۔

کاش! پاکستان کی تاریخ سے نابلد ان ناچوں اور رقاصوں نے خواجہ افتخار کی کتاب ''جب اَمرت سَر جل رہا تھا'' کے چند صفحات پڑھے ہوتے۔ مساجد میں لاؤڈ اسپیکر پر جمعہ کے وعظ اور خطبے پر تو پابندی ہے لیکن بھارتی گانوں اور گیتوں کے بے سُری تانوں کو کھل کر کھیلنے کی اجازت ہے کہ جس محبِّ وطن شہری کے حسنِ سماعت پر جتنا چاہیں ریگ مال کریں کوئی نہیں پوچھے گا اب ان ''زندہ دل مَن چلوں'' اور شیطان کے بھائی بندوں سے کون کہے کہ یہ جتنی رقم تم نے ایک بے کار اور بیہودہ رَسم کی نذر کر دی ہے یہی رقم اگر کسی کارِ خیر میں صرف ہوتی تو اس سے کم از کم ہزاروں یتیم بچیوں کے ہاتھ پیلے کرنے کا سامان ہو سکتا تھا۔

بسنت کا جنون

بسنت منانے کا انداز پڑھ لینے کے بعد اب اس کا جنون و عشق ملاحظہ ہو۔

بے حیائی کے اِس طوفان میں گھرے لوگوں کو شیطان ایک سمت بیٹھ کر دیکھتے ہوئے بھی اِس طرح مطمئن نہیں ہوا تو پھر اُس نے اپنے چیلوں، عزیزوں و اقارب و شاگرد اور انسانی شکل میں موجود رفقاء کو لیکچر دیئے آپ ان کو میرے پیرو کار آنجہانی ملعون (حقیقت رائے) کے کارنامے ہائے پر خراج عقیدت دینے کے لئے مکمل انتظامات و تشکیلات کے ذریعے بتدریج آگے بڑھانے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کرنا و گرنہ آپ کو معلوم ہے کہ میری لاڈلی

بیٹی ''بیذخ'' آپ کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر لٹکادے گی؛ لہٰذا اب اس موقع کو غنیمت جانو۔اس کامیابی میں کئی مشنز بطریقِ احسن پایہ تکمیل پائیں گے۔پہلے وہ فضول خرچی کی وجہ سے میرے بھائی ہونے کا اعزاز حاصل کریں گے (کان ادھر کرو کیونکہ میری آواز ہلکی ہے) سمجھ گئے نا! اور جس کے پاس اس کام کے لئے والدین سے بآسانی رقم نہ ملے تو اس کو کمانڈ دو کہ اس طریقے سے رقم کی دستیابی ہوگی۔ بر سرِ روزگار کو تو ناجائز منافع خوری سے سُودی رقم (پیر تسمہ) جیسی لعنت میں پھنساؤ اور چوری کرانے کے لئے تیار کراؤ پھر اپنے خاص بیٹے سے مخاطب ہوا کہ اے زلنبور! غور سے سن! ابھی صبح صبح تیرے جھنڈے کے ساتھ وہ لوگ بظاہر تو روزگار کی تلاش میں ہوں گے مگر تو انہیں اپنے مشن کی طرف راغب کر کیوں کہ اُنہوں نے صبح کا آغاز ذکر اللہ سے نہیں کیا بلکہ خیالی دنیا میں ہمارے مشن کی تقویت کے لئے تیار ہو کر آئے ہیں۔پھر ریفریش کورس کرا کے کمانڈ دیتا ہے کہ جھوٹ سے، جھوٹی قسم سے مال بکواؤ، خراب مال نکالو کیوں کہ گھر کے اخراجات میں معمول سے زیادہ ضرورت پڑے گی۔ابھی ۱۴ فروری کی قربت ہے اس کے ساتھ بکرا عید بھی تو ہے نا کہ وہ قربانی بھی نہیں چھوڑیں گے اس لئے کہ ان میں ابھی اسلام کا نام باقی ہے کیونکہ دعویٰ تو مسلمانی کا کرتے ہیں۔

رہا لڑکیوں کو تو اُنہوں نے ماں باپ سے اتنی رقم کا تقاضا کیا اور بعض کو تقاضا کی ضرورت بھی نہیں پیش آئی تھی چوں کہ اس شرارت میں والدین اپنی اولاد کو ساتھ لے جا کر خود ان کی پسند کے مطابق ڈوریں، چرخیاں، قدآدم برابر پتنگ خرید کر دیں گے۔

جنونی بسنتیئے کی عبرت ناک موت

چند سال کا واقعہ ہے کہ ایک ناعاقبت اندیش نے اٹھارہ سال کی عمر میں بے روزگار ہونے کی وجہ سے چھوٹی عید پر اپنی یتیمی کا تعارف کرا کر صدقہ فطرا کٹھا کیا اور وہ رقم بسنت کی رات شراب پی کر غل غپاڑہ کر کے ضائع کی اور غلیظ غلیظ گالیاں سنیں اور سنائیں۔ یہ شخص اپنی بہن کو بھی ساتھ شریک کر کے پتنگ بازی میں مصروف غلیظ سے غلیظ گالیاں، ہوٹنگ، ڈانس میں انگلی سے اشارہ اپنی بہن کی طرف کر کے دیکھ رہا تھا کہ گانے میں سُر میں یہ الفاظ ''ایہو کڑی لینی، ایں ایہو کڑی لینی ایں۔'' اِسے اپنی غیرت کے مردہ کرنے میں کافی تعاون کر رہے تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ اس وقت اسے اپنی غیرت اور عقل پر پردہ پڑا ہوتا ہے۔ اس مستی میں مگن رقص اور سُرور میں ناچتا، اُچھلتا، تھرکتا تیسری منزل سے گر کر راہی ملک جزا ہوا۔

دینی ذوق رکھنے والے افراد نے اُنہیں توجہ دلائی کہ اب اِس کے لئے دعائے مغفرت کرو، خوب صدقات و خیرات کرو تاکہ عذابِ قبر سے بچ جائے مگر لواحقین نے سُنی اَن سُنی کر دی۔ اِس وجہ سے سمجھ دار ہوں یا نہ ہوں لوگ انہیں سمجھ دَار کہیں گے بلکہ وہ خود بھی اپنے تئیں سمجھ دَار ہونے کا تصوّر رکھتے ہیں۔ وہ سیانے ضیاعِ وقت، ضیاعِ مال، کھیل کو جشنِ بہاراں کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ بہار کی آمد پر بسنت منانا کیا اسلامی فعل ہے ؟اس جشنِ بے سود باضرر میں ہندو قوم بھی دانتوں میں انگلی دبائے محوِ حیرت ہو گی کہ اتنا وسیع پروگرام تو ہم نے بھی کسی مد میں نہ کیا ہو گا جبکہ یہ پاکستانی مسلمان قوم تو ہم سے کئی درجے آگے بڑھ گئی۔

کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

عرصہ سے شرکائے بسنت نے خرچہ سے رقم پَس اَنداز [1] کرنی شروع کردی، دوکان داروں نے دیگر ضروریات کی ذخیرہ اندوزی معمول سے کم کرکے رقم کو اُدھر (Invest) کرنے کاذہن بنایاہوتاہے۔ زیادہ تر دکاندار (یعنی ڈور پتنگوں والے) فصلی ہوتے ہیں۔

بسنت کے دینی ودنیاوی نقصانات

بسنتی (بے سندی) دس بجے اُٹھنے کے بجائے بارہ بجے اُٹھے تاکہ رات کو نیند کا غلبہ نہ ہو۔ کام پر چلے گئے کام سے جلدی واپسی کہ رات کے لئے تیاری کرنی ہے۔ باپ بھاگا کہ اپنے بچوں کو رَش کے بجائے ذرا وقت سے پہلے سامانِ تعیش خرید کردوں۔ اس قسم کے جلد جلد پروگرام میں بھاگم بھاگ مغرب کی نماز کاوقت ہوگیا ابھی مکانات کی چھتوں پر فلڈ لائٹ، ایمپلی فائر، ڈیک کی تنصیب ہورہی تھی۔ اسی فضول خرچی کے ساتھ بیرون شہر کے مہمانوں کاآنا جانا شروع ہوگا، اب کیا! ہر طرف قدآور پتنگیں اُڑتی نظر آرہی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ کیمیکل لگی ڈور سے کسی کے ہاتھ کٹ رہے ہیں، کسی کا چہرہ تاباں داغ دَار ہورہاہے۔ کوئی احساس نہیں کہ ساتھ کون ہے؟ ''بُو کاٹا، بُوکاٹا'' کی آوازیں، فحش گانے، مردوزَن کا اختلاط، جوان بچیوں، لڑکوں کے پتنگوں کے پیچ اور رَقص وسُرور جاری ہے کہ اذانِ عشاء ہوئی۔ نام کے مسلمانوں میں یہ احساس ہے کہ وقت اذان گانے باجے، موسیقی، T.V، میڈیا پروگرام کو بند کردیتے ہیں لیکن اِس رات یہ احساس بھی جاتارہا۔ انا للہ وانا إلیہ راجعون

جو لڑکے پنجگانہ نماز کے پابند تھے وہ اس ''شب شرارت'' میں مگن ہوگئے۔ کیمیکلی

1: بچانا، جمع کرنا

موصل تاروں سے بجلی کی سپلائی معطل ہوئی دھما کہ ہوتے ہی کئی ایک کے گھریلو اشیاء ضروریہ (مشینری)(Un.Steblize) ہونے پر بے کار ہو گئیں۔ واپڈا والے (غیر تماش بین) بھی سکھ کی نیند نہ سو سکے بار بار سپلائی جاری کرتے رہے۔ کئی بار گرڈ اسٹیشن میں آگ لگنے سے کافی نقصانات بھی ہوئے مگر پھر بھی حکومتی سطح پر اس کا تدارک نہ ہو پایا اور اِس شیطانی فعل کے حامیان نے عدلیہ پاکستان سے فیصلہ اپنے حق میں پا کر اور زیادہ منہ زور ہو گئے اور حکومتی سطح پر حقیقت کو منہ چڑھا کر ''جشنِ زِیاں'' کو ''جشن بہاراں'' کے نام سے موسوم کیا گیا۔

بجلی بند ہوئی تو پھر یو پی ایس سیل بیٹری کے ذریعے اس جشنِ زیاں کو معطل نہ ہونے دیا ہوائی فائر سے بھی شرفاء کی نیند خراب کی اور اس ہوائی فائر سے کسی کو گولی لگی تو اُسے مقدّس مبارک لقب ''شہید'' کا دے کر روحِ اسلام کو تڑپایا۔ اس پر تو کوئی دوست رویا بھی نہ۔ ہاں جس گھر میں مرگ ہوئی اُدھر سرچ لائٹس، فلڈ لائٹس کی معدومی نے تاریکی کا سماں پیدا کیا۔

رات فحش گانوں کی دُھن میں کفریہ کلمات کے گانے بھی سنائی دیتے رہے۔ اِس طرح یہ رات عیشی کوشی میں گزارنے والے وقت صبح تھک کر بستر پر لیٹ گئے۔ نمازی حضرات نماز کے لئے اُٹھے تو مسجد میں پانی نہ ہونے پر (بجلی سپلائی معطل ہونے کی وجہ سے) بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ پتنگ بازوں نے صبح کی نماز کو بار سمجھتے ہوئے استراحت میں دنیوی واخروی بہتری پائی۔ انا للہ وانا إلیہ راجعون

ان کے والدین میں وہ بھی ہیں جو نیک پروگراموں میں شرکت پر اپنی اولاد کو روکتے ہیں کہ اِدھر بم بلاسٹ ہو سکتا ہے، مذہبی تناؤ میں فائرنگ متوقع ہوتی ہے۔

اب اس کھیل میں جو مر گیا تو کہتے ہیں کہ خیر موت ایک اٹل ہے بے چارے کے نصیب

میں یہی رات لکھی تھی جو رات قبر میں آنی ہے وہ کوئی ٹال نہیں سکتا،اس جیسے روزمرہ محاورات سے غم بھلاتے ہیں۔

اب بدنصیب تووقت نزع(Agony) کلمہ پڑھنے کے بجائے اَول فُول (بمناسبت اس قبیح فعل کے) بکتے بکتے آغوشِ موت میں چلا گیا۔ دوستی کے جھوٹے دعوے دَار نے کلمہ کی سعادت سے محروم کرکے نہ جانے کس منسوخ ومردود دین ومذہب پر خاتمہ تک پہنچایا ہوگا؟

شاہراہوں پر بھاگتے ہوئے لڑکے دکھائی دیتے ہیں جن کے ہاتھ میں ''ڈھانگے'' ہوتے ہیں۔ منہ اُوپر کرکے سڑک کو بغیر دائیں بائیں دیکھے کَراس کرتے ہوئے ٹریفک حادثات کا شکار ہوتے ہیں۔ ڈور پتنگ کے لوٹنے کی وجہ سے آپس میں لڑائی ہوئی، دست و گریباں ہوئے، ہاتھ تو پہلے ہی زخمی تھے لاتوں، گھونسوں سے پھر اِسی ڈھانگے سے ایک دوسرے کی خوب مدارت کی گئی۔

اخبار جنگ ۲۸ فروری ۲۰۰۴ء میں لکھا ہے: گذشتہ کچھ سالوں سے ہم بہار کے موسم میں عجیب مناظر دیکھ رہے ہیں۔ یہ مناظر غم اور افسوس کے ہیں اب اس موسم میں گھروں میں صف ماتم بچھ جاتی ہے۔ ہسپتال زخمیوں سے بھر جاتے ہیں، دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں کے گلے کٹنے لگتے ہیں اور کتنے ہی بچے اور نوجوان بجلی کے تاروں اور کھمبوں سے لٹک کر لقمہ اَجل بن جاتے ہیں۔ ان لوگوں کا بھی کوئی شمار نہیں جو معذور ہو جاتے ہیں اور ان ماؤں کا بھی شمار نہیں جو اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے بیٹے کو موت کے گھاٹ اُترتے دیکھتی ہیں۔

بہار کے موسم میں یہ غم بسنت کے خونی تہوار نے دیئے ہیں۔ اب تک ہزاروں بچے بسنت کے خونی تہوار کی بہار کی نذر ہو چکے ہیں لیکن بسنت کی عیاشی میں مبتلا لوگوں کی بہار کی خوشیاں پوری نہیں ہوئیں۔

سوال یہ ہے کہ بہار کے اس پہلو کو کوئی ہوش مند انسان پسند کر سکتا ہے ؟افسوس !کہ اس کا جواب نفی میں ہے۔ بہار کے اس خونی پہلو پر جان چھڑ کنے والے کہتے ہیں ''بسنت ایک خوبصورت تہوار ہے'' یہ تفریح ہے یہ دلائل ''روشن خیال''لوگ بسنت کے حق میں دیتے ہیں جب کہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جنونی ہندوؤں نے یہ تہوار منانا شروع کیا تھا۔[1]

یہ صرف ایک اخبار کا نمونہ ہے اور وہ بھی اخبار کے نمائندوں کو معلوم ہوا اور جو حالات اخبار کے علاوہ ہو گزرتے ہیں ان کا اندازہ خود لگایئے، لیکن اِسے سمجھے کون؟

ڈور لوٹنے اور ڈور سے سلے ہوئے کپڑے کا حکم:

امام اہلِ سنت، سیّدنا اَعلیٰ حضرت، مجدِّد دین وملت، سیّدی شاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فتویٰ میں ڈور لوٹنے کو حرام لکھتے ہیں۔[2]

اور مزید یہ کہ اس ڈور سے سلا ہوا کپڑا پہن کر نماز مکروہ بمعنی واجب الاعادہ لکھتے

1: روزنامہ اخبار جنگ ۲۸ فروری ۲۰۰۴ء

2: امامِ اہلِ سنت، امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال ہوا: کنکیا، ڈور اور مانجھا جائز ہے یا ناجائز؟ کنکیا اگر آکر گھر پر گر جائے اور معلوم نہ ہو کہ کس کی ہے لے لینے سے گناہ تو نہیں؟ کنکیا اُڑانا گناہ ہے یا نہیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جوابا ارشاد فرمایا: کنکیا اڑانا منع ہے اور لڑانا گناہ۔ اڑانے میں وقت، مال کا ضائع کرنا ہوتا ہے۔ یہ بھی گناہ ہے اور گناہ کے آلات کنکیا اور ڈور بیچنا بھی منع ہے، اور کنکیا لوٹنا حرام، اور خود آکر گر جائے تو اُسے پھاڑ ڈالے، اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کی ہے تو ڈور کسی مسکین کو دے دے کہ وہ کسی جائز کام میں صرف کرلے اور خود مسکین ہو تو اپنے صرف میں لائے، پھر جب معلوم ہو کہ فلاں مسلم کی ہے اور وہ اس تصدق یا اس مسکین کے اپنے صرف پر راضی نہ ہو تو دینی آئے گی اور کنکیا کا معاوضہ بہر حال کچھ نہیں۔ (فتاوی رضویہ، ۲۴/۶۵۹، ۶۶۰)

ہیں۔[1] (شاید اُس دَور میں ڈور سلائی کے کام آتی ہو گی) لیکن بسنت کے پروانے جب اپنی پیاری جان کی پرواہ نہیں کرتے وہ اس فتویٰ کو کب خاطر میں لائیں گے لیکن خدا پنج انگشت ایک نکرد۔ ممکن ہے کسی بندہ خدا کو سمجھ آجائے۔

لاہور میں ایک مبلغ اپنے روؤف ور حیم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنّت دعوت و تبلیغ کے لئے موٹر سائیکل پر سوار ہو کر آرہے تھے کہ یہ قاتل ڈور ان کی گردن کو کافی گہرائی تک کاٹتی چلی گئی وہ بے قابو ہو کر باہوش و حَواس سڑک کے ایک طرف گرے اور زخمی حالت میں ہسپتال پہنچائے گئے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے چند دنوں میں رُوبہ صحت ہو گئے۔ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اے اللہ تعالیٰ! تو نے مجھے نیک کام کرنے کے لئے مزید وقت عطا کیا اور دعا

1: (امام اہلِ سنت، امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال ہوا: اگر اس کی ڈور لوٹی سے کپڑا سلوا کر نماز پڑھے تو اس کی نماز میں کوئی خلل تو واقع نہ ہو گا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ڈور لوٹنا نہبی ہے اور نہبی حرام ہے: نهى النبى صلى الله عليه وسلم عن النهبى والمثلة (صحيح البخارى، كتاب المظالم والغصب، باب النهبى بغير إذن صاحبه، رقم: ٢٢٩٤، ٤/ ١٢٧) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوٹنے سے منع فرمایا۔ لوٹی ہوئی ڈور کا مالک اگر معلوم ہو تو فرض ہے اُسے دے دی جائے۔ اگر نہ دی اور بغیر اُس کی اجازت کے اُس سے کپڑا سیا تو اُس کپڑے کا پہننا حرام ہے، اُسے پہن کر نماز مکروہ تحریمی ہے جس کا پھیر نا واجب ہے للاشتمال على المحرم كالصلوة فى الأرض المغصوبة، بوجہ شامل ہونے کے حرام پر جیسے ارض مغصوبہ پر نماز۔ اور اگر مالک نہ ہو تو وہ لقطہ ہے یعنی، پڑی پائی چیز۔ واجب ہے کہ اُسے مشہور کیا جائے یہاں تک کہ مالک کے ملنے کی اُمید قطع ہو اُس وقت اگر یہ شخص غنی ہے تو فقیر کو دے دے اور فقیر ہے تو اپنے صرف میں لا سکتا ہے پھر جب مالک ظاہر اور فقیر کے صرف میں آنے پر راضی نہ ہو تو اپنے پاس سے اُس کا تاوان دینا ہو گا۔ كما هو معروف فى الفقه من حكم اللقطة والله سبحانه وتعالى اعلم. (احکام شریعت، حصہ اول، ص:۳۷)

کی کہ اے اللہ! مجھے اور میری اولاد کو تادمِ مرگ اطاعتِ شیطان سے محفوظ رکھ۔(آمین)

صبح چھٹی کا دن منایا تو پھر چھتوں کے بجائے پارکوں اور میدانوں میں بڑے بڑے غیر مہذب شہریوں کا استقبال کیا گیا کہ فلاں استاد صاحب تشریف لا رہے ہیں۔نہ جانے یہ اپنی آخرت کو کیوں بھول جاتے ہیں کہ یہاں اس قبیح فعل میں ان کا استقبال کیا جاتا ہے اور اگر اس جرم میں روزِ آخرت اپنے نبی کریم ﷺ کے استقبال کرنے کی سعادت سے محرومی ہوئی تو پھر............؟

قومِ لوط صرف لواطت کی غلاظت سے تباہ و برباد نہیں ہوئی بلکہ ان کے اور بھی درجنوں گندے کرتوت تھے جس کی تفصیل فقیر نے اپنی تفسیر ''فیوض الرحمن ترجمہ روح البیان'' میں لکھی ہے۔مِن جملہ ان کے ایک یہی پتنگ بازی بھی تھی اور اسی تفسیر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعض بدقسمت اُمتیوں کو آپ ﷺ کی اُمت سے نکال کر قومِ لوط کے ساتھ جہنم میں بھیجا جائے گا۔اس سے بسنت کا پتنگ باز ہو یا دوسرے شوقین حضرات ابھی سے سوچ لیں کہ اگر حبیب خدا ﷺ کی محبوب اُمت سے خروج اور بدترین قومِ لوط میں داخلہ کا شوق سوار ہے تو کیجئے جو جی چاہے۔

''اختیار بدست مختار ہے'' یاد رہے کہ پتنگ بازی سب سے پہلے شیطان کے بہکانے سے قومِ لوط نے شروع کی پھر آہستہ آہستہ بغیر تعین یوم کھلنڈروں کا شغل بنتا گیا۔کسی قوم نے اسی طرح اس کو تہوار یا جشن کے طور پر نہ منایا مگر یہ قوم دیگر تمام اقوام کو مات دے گئی۔

❁❁❁❁❁

اُویسی کی آخری گزارش

فقیر نے یہ محنت اس لئے کی ہے کہ حبیب پاک ﷺ اور اس کا ربّ کریم خوش ہوں۔ اگر فقیر کی اس محنت سے صرف ایک بندۂ خدا بھی اس لعنت (بسنت) سے بچ جائے تو یہی ماحصل ہے۔

بسنت میلہ، یہ ہے تو ایک نام لیکن اس میں خرابیاں بے شمار ہیں۔ فقیر چند ایک کی نشاندہی کرتا ہے:

(۱) گستاخِ رسول ﷺ کا یادگار منانا: اس سے خطرہ ہے کہ یہ یادگار منانے والا اسی گستاخ کے ساتھ جہنم رسید نہ ہو۔

(۲) لہو ولعب اور کھیل تماشہ بھی بدترین قسم کا کھیل گناہ کبیرہ ہے اس کی سزا بھی جہنم کے سوا کچھ نہیں (إن شاء الله)

(۳) تضییعِ اوقات

(۴) اسرافِ مال

(۵) جان کا خطرہ

(٦) دوسروں کی جان کی ہلاکت کی ذمہ داری جس میں جہنم کی حقداری ہے: چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا: [پ:۵، النساء، 93] اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے۔

(۷) کم از کم دوسروں کو زخمی کرنا معمول ہے۔ شرعاً اس کی سزا بھی کبائر سے کم نہیں۔

(۸) ڈور غیر شرعی کا استعمال

(۹) قومِ لوط کے ساتھ اُٹھنا اور یہ سب سے زیادہ المناک بات ہے کہ وہ اُمت کہ جس کے داخلے کے لئے خلیل و کلیم و دیگر انبیاء علیہم السلام آرزو کرتے گئے اور پھر جب قیامت میں انہیں اُمت مصطفی ﷺ میں داخلہ ملے گا تو پھر ان کی خوشی و مسرت کا عجب سماں ہوگا اور بسنت کے پتنگ باز کا جو حال ہوگا وہ خود ابھی سوچ لے۔

(۱۰) اللہ ورسول اکرم ﷺ کی نافرمانی کہ گناہوں سے اجتناب کے علاوہ اُنہوں نے غیروں کے مشابہت سے منع فرمایا ہے اور بسنت ہندو و سکھ قوم سے مشابہ ہے جس کی تفصیل گزری ہے۔

وصلى الله على حبيبه الكريم الامين وعلى اله اصحابه أجمعين

فقط والسلام

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ‘

بہاولپور۔ پاکستان

۱۴ محرم الحرام شریف ۱۴۲۶ھ بروز جمعرات

☆☆☆☆☆

ماخذومراجع

۞القرآن الكريم (كلام بارى تعالى)

۞ صحيح بخارى،مؤلف: امام أبو عبدالله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري،(م: ٢٥٦)دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى : ١٤٢٠ هـ / ١٩٩٩م

۞ صحيح مسلم،مؤلف: امام أبى الحسين مسلم بن الحجاج القشيرى النيسابورى (م:٢٦١هـ) ،ناشر: دارالكتب العلمية، بيروت

۞ سنن الترمذى،مؤلف: امام أبو عيسى محمد بن عيسى ترمذى،(م: ٢٧٩هـ)،ناشر: دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى: ١٤٢١هـ / ٢٠٠١م

۞ سنن إبن ماجة،مؤلف: امام أبو عبدالله محمد بن يزيد القزويني،(م: ٢٧٣هـ)،الناشر: دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى: ١٤١٩ هـ / ١٩٩٨م

۞ سنن أبي داؤد،مؤلف: امام أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق السجستاني (م:٢٧٥ هـ) ، دار إبن حزم، بيروت، الطبعة الأولى: ١٤١٨ هـ / ١٩٩٧م

۞ الجامع لشعب الإيمان،مؤلف: امام أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقي (م: ٤٥٨ هـ)، الناشر: مكتبة الرشد النشر والتوزيع، الطبعة الأولى: ١٤٢٣ هـ / ٢٠٠٣م

۞ مسند الامام أحمد بن حنبل،مؤلف: امام احمد بن حنبل(م: ٢٤١ هـ)، الناشر: عالم الكتب لطباعة والنشر والتوزيع، الطبعة الأولى: ١٤١٩ هـ / ١٩٩٨م

۞البحر الذخار،مؤلف: امام أبو بكر بن عمرو بن عبد الخالق العتكي المعروف بالبزار (م:٢٩٢ هـ)،الناشر:عالم الكتب لطباعة والنشر والتوزيع، الطبعة الأولى:١٤١٩هـ ، ١٩٩٨م

۞ المعجم الأوسط، مؤلف: امام أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني، ناشر: دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى: ١٤٢٠هـ / ١٩٩٩م

۞ المعجم الكبير، مؤلف: امام أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني، ناشر: دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى: ١٤٢٠ھ / ١٩٩٩م

۞ الفردوس بماثور الخطاب، مؤلف: أبو شجاع شيرويه بن شهردار بن شيرويه الديلمي (م: ٥٠٩ ھ) الناشر دارالفكر، بيروت، الطبعة الأولى، ١٤١٨ھ ،١٩٩٧م

۞ نزهة المجالس ومنتخب النفائس، مؤلف: علامه عبد الرحمن بن عبد السلام الصفورى الشافعى (م: ٨٩٤ ھ) الناشر: دارالفجر،القاهرة، الطبعة الثانية،١٤٢٥ھ ، ٢٠٠٤م

۞ كتاب البيرونى فى تحقيق ما للهند،مؤلف: أبو الريحان بن أحمد البيرونى الخوارزمى (م: ٤٤٠ھ) الناشر: مجلس دائرة المعارف العثمانية بحيدرآباد الدكن الهند، ١٣٧٧ھ ،١٩٥٨م

۞ Panjab Under the Later Mughals ، ص:٢٧٩، مطبوعہ، لاہور

۞ فتاویٰ رضویہ؛ مصنّف: امام اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان (م ١٣٤٠ ھ)، رضا فاؤنڈیشن، لاہور

۞ احکام شریعت؛ مصنّف: امام اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان (م ١٣٤٠ ھ)، ناشر: مکتبۃ المدینہ، کراچی

۞ روزنامہ نوائے وقت، ۴ فروری ۱۹۹۴ء

طلاقِ ثلاثہ کا شرعی حکم

مؤلف
حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی
(رئیس دار الافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب
حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی
(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر
جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

کی ایک دلکش کاوش

شانِ الوہیت وتقدیس رسالت کا امین

کوثر وتسنیم سے دھلے الفاظ، مشک وعنبر سے مہکا آہنگ



از

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضا علیہ الرحمہ

اب پشتو زبان میں دستیاب ہے